بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۸ امان ۱۳۴۶ ہش ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۶ ھ ۸ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۵۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہونا چاہیئے

یہ مقام اسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاؤ گے

مَیں نے فرض ادا کرنا ہے۔ مَیں جانتا ہوں بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر مَیں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا۔ مَیں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کے پاتے ہی انسان میں ایک خارق تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس میں بغض، کینہ، حسد، ریا وغیرہ کے بُت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے اور اسی وقت وہ سچا موحّد بنتا ہے۔ جب یہ اندرونی بُت تکبر، خود پسندی، ریاکاری، کینہ و عداوت، حسد و بخل، نفاق و بد عہدی وغیرہ کے دُور ہو جاویں۔ جب تک یہ بُت اندر ہی ہیں۔ اس وقت تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے؟ کیونکہ اس میں تو کل کی نفی مقصود ہے۔ پس یہ سچی بات ہے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ ابھی منہ سے کلمہ پڑھتا ہے اور ابھی کوئی امر ذرا مخالف مزاج ہوا اور غصہ اور غضب کو خدا بنا لیا۔

مَیں بار بار کہتا ہوں کہ اس امر کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک یہ مخفی معبود موجود ہوں ہرگز توقع نہ کرو کہ تم اس مقام کو حاصل کر لو گے جو ایک سچے موحّد کو ملتا ہے۔ جیسے جب تک چوہے زمین میں ہیں مت خیال کرو کہ طاعون سے محفوظ ہو۔ اسی طرح پر جب تک یہ چوہے اندر ہیں اس وقت تک ایمان خطرہ میں ہے۔ جو کچھ مَیں کہتا ہوں اس کو خوب غور سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے قدم اٹھاؤ۔ مَیں نہیں جانتا کہ اس مجمع میں جو لوگ موجود ہیں آئندہ ان میں سے کون ہو گا اور کون نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تکلیف اٹھا کر اس وقت کچھ کہنا ضروری سمجھا ہے تا مَیں اپنا فرض ادا کر دوں۔

پس کلمہ کے متعلق خلاصہ تقریر کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود اور محبوب اور مقصود ہو اور یہ مقام اسی وقت ملے گا جب ہر قسم کی اندرونی بدیوں سے پاک ہو جاؤ گے اور ان بتوں کو جو تمہارے دل میں ہیں نکال دو گے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۷ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے لیکن کمزوری ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

احمدیہ ہوسٹل ۱۰۸-ای ماڈل ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی نے منظور کر لیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔
(ناظر تعلیم)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فرزند منصور احمد صاحب سلمہ اللہ ڈائریکٹر دفتر امور خارجہ پاکستان اسلام آباد کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جو ان کا تیسرا بچہ ہے۔ بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۶۷ء کو ۵ ½ بجے شام راولپنڈی سنٹرل ہسپتال میں پیدائش ہوئی۔ نومولود کرنل ڈاکٹر کیپٹن عبد الحی صاحب کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام محمد احمد رکھا گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک عمر والا صحت والا اور دین و دنیا میں سرخرو بنائے آمین

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری ضیاء الدین احمد صاحب بی اے، ایل ایل بی ایڈووکیٹ لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک صالح اور خادم دین بنائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کرے آمین
صلاح الدین احمد شیر قانونی و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی ادارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے امیدواران کی درخواستیں ۲۰ مارچ تک مطلوب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ مرکز میں سلسلہ کی خدمات کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے زریں موقعہ ہے۔ تقرری یکم مئی ۱۹۶۷ء سے ہو گی

۱- بی اے، بی ایس سی بی ایڈ	ایک استاد
۲- میٹرک ایس وی یا اوٹی	دو استاد
۳- میٹرک جے وی	چار "

ان کے علاوہ ایک مالی کی بھی ضرورت ہے۔ امیدواران درخواستیں جلد بھجوا دیں۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۷ء

مرغ بے ہنگام

مندرجہ ذیل اقتباسات مودودی ہفت روزہ "ایشیا" مورخہ ۵/۳/۶۷ کے ایک مضمون "روشن خیال کی اندھیر نگری" سے ہیں۔ ہم نے ذرا ترتیب بدلی ہے اور غیر متعلقہ حصہ چھوڑ دیا ہے ورنہ الفاظ مضمون نگار کے ہی ہیں فرماتے ہیں:۔

"جماعت اسلامی جس وقت معرض وجود میں آئی ہے۔ اس وقت تک مسلمانوں کی ہندو برطانوی گٹھ جوڑ سے پنجہ کشی کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔۔۔۔ وہ جنگ قومی حقوق کی جنگ تھی۔ اور وہ ایسے راہنماؤں کے درمیان تھی۔ اور اس میدان میں مقابلہ صرف وہی لوگ کر سکتے تھے۔ جو ایک دوسرے سے زخم اٹھا چکے تھے۔ اور ایک دوسرے کے اسلحہ خانوں کا تفصیلی علم رکھتے تھے۔ ہندوستان کے اس دور کے گاندھی کا مقابلہ صرف محمد علی جناح ہی کر سکتے تھے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ نے ان دو عظیم شخصیتوں کو خاص ایک دوسرے کے مقابلے کے لئے ہی بنایا تھا۔"

"جبکہ ہندوستان کے مسلمان اپنے اس عہد کے سیاسی ماحول میں ہندو کانگرس کی پیش کردہ متحدہ قومیت سے پیدا شدہ مخمصے میں الجھے ہوئے تھے۔ اگر وہ ایک جمہوری نظام کو مقصود ٹھہرا کر ہندوؤں کے ساتھ جدوجہد آزادی میں شامل ہوتے تھے تو وہ عددی اعتبار سے اقلیت بے نوا بن کر رہ جاتے تھے۔ لیکن اس حیثیت کو قبول کرنے پر راضی ہو جانا اپنی ثقافتی و تہذیبی موت کے محضر نامے پر اپنے ہاتھوں خود دستخط ثبت کرنے کے ہم معنی تھا۔"

"محمد علی جناح مسلمانوں کی دینی فطرت کے خوب رمز شناس تھے۔ لیکن اس وقت جنگ سیاسی حقوق کے محاذ پر ہو رہی تھی اور مسلمانوں کے اس میں انہماک کی کچھ ایسی کیفیت تھی جیسے کوئی شخص اپنے کام میں کھو کر نماز کے وقت سے غافل ہو جائے۔ اچانک مؤذن اذان دے کر متنبہ کرے۔ کہ نماز کا وقت گزرا جا رہا ہے۔۔۔ مولانا مودودی نے اس وقت فی الحقیقت اذان ہی کہی تھی۔"

(ایشیا لاہور ۔ ۵ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۵)

۱۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ میں جو ماہ رمضان میں ہوئی مجاہدین سے جنہوں نے روزے نہیں رکھے تھے فرمایا۔

آج وہ لوگ جنہوں نے روزے نہیں رکھے روزہ داروں سے ثواب میں بڑھ گئے ہیں۔

۲۔ ایک جنگ میں سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ دیکھ رہے تھے کہ کوئی ایسا مسلمان تو نہیں رہا۔ جو جہاد میں شامل نہیں ہوا۔ آپ نے مسجد میں دیکھا کہ ایک مسلمان خشوع و خضوع سے نماز میں مصروف ہے۔ آپ نے اس کو ٹھوکر مار کر کہا یہ وقت نماز کا نہیں بلکہ جہاد کا ہے۔

میدان کارزار گرم ہے۔ یہ فیصلہ ہونے والا ہے کہ آیا تمام ہندی مسلمان ہمیشہ کے لئے ہندوؤں کی غلامی میں دے دیئے جاتے ہیں یا ان میں سے ایک بہت بڑی تعداد کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل ہوتا ہے۔ عین اس وقت مودودی صاحب اذان دے دیتے ہیں۔

حی علی الصلوٰۃ

"عین اس وقت مولانا مودودی نے یاد دلایا۔ کہ ہماری تمام تر الجھنیں اس ۔۔۔"

حدیث النبیؐ

یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یُعْجَلْ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کسی کی دعا مقبول ہوتی ہے جبکہ وہ جلدی نہ کرے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا مانگی تھی وہ مقبول نہیں ہوئی۔

(بخاری کتاب الدعوات)

"ہم تصور سے پیدا ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے آپ کو مغربی مفہوم میں ایک قوم سمجھنے لگے ہیں۔ ہم ایک نسلی قوم نہیں ہیں ہم ایک ملت ہیں اصولی جماعت ہیں اور ہمیں اپنی نگاہیں زمین کے ایک ٹکڑے پر لگا کر نہیں رہ جانا چاہیئے۔ ہمیں صرف ہندوستان ہی کو نہیں پورے کرہ ارضی کو دارالسلام بنانا ہے۔"

(ایشیا لاہور ۵ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۲)

حالانکہ لڑائی مسلمان قوم ہونے کی وجہ سے تھی نہ کہ مغربی تصور قوم کی وجہ سے لیکن مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ یعنی کیا کر رہے ہو جانے دو مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی میں جو تحریک اٹھا رہا ہوں۔ اس سے ہم ساری دنیا پر قابض ہوں گے۔ ذرا سا ٹکڑا لے کر کیا کرو گے۔

قرآن کریم سے ایک پادری صاحب کا غلط استنباط

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۷ مارچ ۱۹۶۷ء

(۳)

اب رہیں باقی دو مندرجہ ذیل آیات

(۱) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا

(۲) کنت علیھم شھیداً مادمت فیھم فلمّا توفّیتنی کنت انت الرقیب علیھم

حیرانی ہے پادری صاحب ان آیات سے کس طرح "صلیبی موت" نکال لیتے ہیں۔ یہاں صلیب کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں۔ اس سے پہلی قسط میں ہم نے سورۃ بقرہ کی جو آیہ کریمہ پیش کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

ثم الیہ ترجعون

یعنی ہر انسان مر کر اور دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ رافعک الیّ میں جو رفع کا لفظ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہودی آپ پر صلیبی موت کا الزام لگاتے تھے۔ جو تورات کے مطابق لعنتی یعنی شیطانی موت ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان کی موت شیطانی نہیں بلکہ نیک بندوں کی ہوگی۔ اگر آپ صلیب پر فوت ہوتے تو آپ کا رفع تورات کے مطابق شیطان کی طرف ہوتا نہ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف اس لئے یہاں تو آپ کی صلیبی موت کی تردید کی گئی ہے۔ اور آپ کو مطہر ثابت کیا ہے اور متوفیک کر کے

(باقی دیکھیں صک پر)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی شاہد سابق مبلغ بلادِ عربیہ۔ — ربوہ)

(۲)

قہری تجلی کا ظہور

اب آیئے دیکھیں یہ مفصل پیشگوئی کس شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے۔ ۱۸۹۷ء کا عمل تھا۔ اس کی چھ سالہ میعاد جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر تھی اب قریب الاختتام تھی اور مارچ کے مہینہ میں عید کا دن بھی آرہا تھا۔ جو اس واقعہ کی معین علامت بتائی گئی تھی اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی کی خصوصی پہچان قرار دیا گیا تھا۔ ادھر لیکھرام نے اپنی حفاظت کے لئے نہ صرف یہ کہ اپنا خصوصی اہتمام کر رکھا تھا بلکہ حکومت کی طرف سے بھی پولیس کو اس کی حفاظت کی بابت ہدایت تھی۔ چنانچہ دیباچہ "کلیات آریہ مسافر" صفحہ الف میں پنڈت لیکھرام کے متعلق لکھا ہے کہ "پولیس کو خفیہ ہدایت رہتی تھی کہ ہر جگہ اُن کی حفاظت مدنظر رکھیں" مگر یہ انتظامات خدا تعالےٰ کے عذاب سے کیونکر اُسے بچا سکتے تھے۔ ۵ مارچ کو عید الفطر کا دن تھا اور ۲ شوال یعنی ۶ مارچ ہفتہ کا روز تھا جبکہ عصر کے بعد پنڈت لیکھرام اپنے رہائشی مکان واقع محلہ وچھووالی لاہور میں اس کی بالائی منزل میں بیٹھا پنڈت دیانند کی سوانح عمری مکمل کر رہا تھا۔ اور ایک شخص جو آریہ سماجیوں کے بیان کے مطابق شُدھ (یعنی ہندو دھرم میں داخل) ہونے کے لئے پاس بیٹھا تھا جس کے لئے آریہ سماج ۷ مارچ ۱۸۹۷ء کو شدھی کی پہلی تقریب منانے کا اہتمام بڑی شان و شوکت سے کرنے والی تھی اور یہ دن اس خوشی کی تقریب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کی طرف سے مقرر کیا گیا ہوا تھا۔ کام کی تھکان کی وجہ سے پنڈت لیکھرام نے چارپائی سے اُٹھ کر انگڑائی لی۔ اس شخص نے جو شُدھ ہونا چاہتا تھا اچانک لیکھرام پر خنجر سے ایسا شدید … انتڑیاں باہر نکل آئیں اور لیکھرام "عجل جسد لہٗ خوار" کی حالت میں دکھائی دینے لگا۔ یعنی اس کے منہ سے اس درد و دہشت میں بیل کی طرح نہایت زور سے آواز نکلی جسے سُنکر اس کی بیوی اور والدہ اُوپر آ گئیں۔ آہ و فغاں میں لوگ جمع ہو گئے۔ یہ واقعہ چھ بجے شام ظہور میں آیا تھا۔ لیکھرام کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس وقت ہسپتال میں انگریز سرجن ڈاکٹر پیری موجود نہ تھے۔

دو اڑھائی گھنٹہ بعد جب وہ پہنچے تو انہوں نے لیکھرام کے زخم سیئے لیکن قریباً بارہ بجے جب وہ انتڑیاں وغیرہ صاف کرکے اور پیٹ سی کر ہاتھ دھونے لگے تو ٹانکے ٹوٹ گئے اور ان کو دوبارہ سینا پڑا۔ لیکن زخم اتنے کاری تھے کہ پنڈت لیکھرام ان سے جانبر نہ ہو سکا اور بالآخر اتوار کی صبح لیکھرام اس نصب و عذاب کی حالت میں تڑپ تڑپ کر اور عبرت کا دائمی نشان بن کر اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے چل بسا۔

اور جیسا کہ گوسالہ سامری ہفتہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے (دیکھیں توراۃ خروج باب ۳۲) کیا گیا تھا ایسا ہی پنڈت لیکھرام کا خاتمہ اس کی انتڑیاں شنبہ کے دن خنجر کے ذریعہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے کے ساتھ ہوا اور جس طرح گوسالہ سامری کو جلا کر اس کی راکھ دریا برد کی گئی تھی۔ اسی طرح لیکھرام کی نعش کو جلایا گیا اور اس کی راکھ دریا میں پھینک دی گئی۔

پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف

پنڈت لیکھرام کے عبرت ناک انجام کی بابت حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی پیشگوئی اتنی واضح اور صاف تھی کہ خود آریہ سماجیوں وغیرہ نے بھی اس کا اعتراف کیا۔ بطور نمونہ چند حوالے ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ

(۱) اخبار پنجاب سماچار نے اس کا ذکر کرتے ہوئے ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھا:-

"… پیشگوئی کی تھی کہ پنڈت لیکھرام چھ برس کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔"

(۲) "ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔"

(رئیس ہند میرٹھ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۳) "سرکف آریہ" نامی ایک آریہ سماجی کی کتاب کا اقتباس ملاحظہ ہو:-

"پیغمبر قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ آج کی تاریخ سے چھ سال کے اندر پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اس نے رسول اللہ کی نسبت کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا وغیرہ وغیرہ اور اس اشتہار کے سرے پر یہ شعر درج تھا ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمدؐ

مرزا کے اشتہار کو شائع ہوئے قریباً چھ سال گذر گئے……"

اس کے بعد واقعہ قتل کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۴) پنڈت لیکھرام کے واقعات قتل کی تفصیل پنڈت دیو پرکاش نے بھی اپنی کتاب "دافع الاوہام" میں بیان کی ہے۔

واقعاتِ قتل کی تفصیل

آریہ سماج کی طرف سے شائع ہونے والے مندرجہ ذیل حوالہ سے اس کے واقعات قتل پر مفصل روشنی پڑتی ہے جس کے لفظ لفظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ہر حصہ کے پورا ہونے کی شہادت ملتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"پندرہ فروری ۱۸۹۷ء کو ایک شخص لالہ ہنسراج جی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں پنڈت لیکھرام سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگلے دن پنڈت جی سے ملاقات ہوئی اور کہا کہ میں کچھ دن پہلے ہندو تھا پھر مسلمان ہو گیا مگر اب اپنے مذہب پر آنا چاہتا ہوں۔ پنڈت جی نے کہا۔ اچھی بات ہے میں تمہیں ضرور شُدھ کروں گا۔

اس شخص کا حلیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ بدن موٹا۔ رنگ کالا۔ ناک بیٹھی ہوئی۔ سر کے بال کچھ موٹے موٹے۔ آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوئیں اور عمر لگ بھگ پچیس سال۔ لوگ پنڈت جی کو اس شخص سے ہوشیار کرتے مگر پنڈت جی نے کوئی پرواہ نہ کی اور اس اجنبی کا اتہ پتہ بھی دریافت نہ کیا۔ اور اسے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دیدی۔ یہ شخص دن رات سایہ کی طرح پنڈت جی کے ساتھ لگا رہا۔ کبھی کسی بات کا سیدھا جواب نہ دیتا۔ معلوم ہوتا تھا کوئی بوجھ ہے۔ دو تین بار پنڈت جی کے مکان پر کھانا کھاتے بھی اسے دیکھا گیا۔

یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت جی ملتان پہنچے اور ۸ مارچ تک وہاں رہنا تھا۔ سکھر سے تار کے ذریعہ ان کو وہاں بلایا گیا مگر موت سر پر کھڑی تھی۔ سکھر میں پلیگ ہونے کے سبب ملتان والوں نے وہاں جانے سے روکا۔ پھر مظفر گڑھ جانے کی تیاریاں ہوئیں مگر پتہ نہیں وہاں کا جانا بھی کیوں ملتوی ہوا۔ ۵ مارچ کو عید کا دن تھا۔ اس دن قاتل نے کبھی اسٹیشن پر۔ کبھی پنڈت جی کے گھر پر۔ کبھی سبھا کے دفتر میں لگ بھگ بیس ۲۰ چکر لگائے ہوں گے ۶ مارچ کی صبح کو وہ پنڈت جی کے گھر پہنچا۔ دو بجے کے قریب پنڈت جی بھی ملتان سے لاہور آ پہنچے۔

قاتل کی طبیعت کچھ خراب معلوم ہوئی پنڈت جی نے اسے ڈاکٹر وشنو داس کی دکان سے شربت پلایا۔ ایک بزاز کی دکان پر پہنچے۔ کچھ کپڑا پسند کرنے کے لئے اس شخص کے ہاتھ ماتا جی کے پاس گھر بھیجا بزاز نے پنڈت جی کو ہوشیار کرتے ہوئے کہا۔ پنڈت جی! جسے آپ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں یہ تو بھینکر۔ اگھتی کا منشیہ۔ مرتیو کی مورتی پرتیت ہوتا ہے۔ (یعنی یہ مہیب شکل و صورت کا شخص موت کا فرشتہ معلوم ہوتا ہے) پنڈت جی نے کہا ایسا مت کہو یہ تو دھرماتما پُرش ہے۔ پنڈت جی نے موت کے فرشتہ کو ہی کبھی کا اپنے گھر پر ملازم کر رکھا تھا۔"

(از آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس ہندی صفحہ ۲۱۔ بحوالہ اخبار الفضل مؤرخہ ۷ مارچ ۱۹۵۷ء)

"شام کے چھ بجے جبکہ ماتا جی رسوئی میں تھیں اور لکشمی دیوی (پنڈت جی کی بیوی) دوسرے کمرہ میں پڑھ رہی تھیں۔ پنڈت جی باہر چارپائی پر بیٹھے سوامی دیانند کی سوانح حیات کے مسودہ کو ترتیب دے رہے تھے۔ اور یہ شخص پاس کُرسی پر بیٹھا تھا۔ ماتا جی نے چوکے میں سے آواز دی۔ پُتر تیل نہیں ہے۔ پنڈت جی

کاغذات دکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انگڑائی لی اور رکھا اوہو بھول گیا۔ جب پنڈت جی انگڑائی لے رہے تھے اور چھاتی آگے نکالے کھڑے تھے تو اس شخص نے جو کہ پوزیشن کا منتظر تھا اُچھل کر چھرا پنڈت جی کے پیٹ میں گھونپ دیا اور گھمایا جس سے انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں۔ خون کا دھارا بہہ رہا تھا۔ لکشمی دیوی باہر نکل آئیں۔ اور اس خیال سے کہ قاتل کہیں اور وار نہ کر دے پنڈت جی کو رسوئی کی طرف کھینچا۔ مگر قاتل کو ابھی صبر نہ آیا تھا اور اپنی خونی آنکھیں دکھاتا ہوا چھر پیچھا کرنے لگا۔ اتنے میں رسوئی سے ماتا جی بھی باہر نکل آئیں قاتل نے پاس سے بیلن اُٹھا کر ماتا جی کے بھی دو تین چوٹیں کر دیں۔ جس سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑیں، اتنے میں قاتل یہ جا وہ جا ان کی آن میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔"

(اتہاس آریہ پرتی ندھی سبھا صفحہ ۲۱ ہندی بحوالہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۵۷ء)

"اسوقت پنڈت جی کو میو ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ پونے دو گھنٹے کے بعد ڈاکٹر پیری آئے دو گھنٹے تک کٹی ہوئی انتڑیاں کو سیتے رہے ایک انتڑی کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے اُدھ بڑے بڑے اور کئی چھوٹے زخم تھے۔ دو بجے شب پنڈت جی کے طور بدل گئے دو بار زور سے ہاتھ ہلائے اور مر گئے۔

(ملخص از "دھرم ویر پنڈت لیکھرام" ہندی مصنفہ الو کھوا نند شانت و ہوکا ۱۹۵ء)

بحوالہ اخبار الفضل ۷ مارچ ۱۹۵۷ء

اس حوالہ کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف سے آریہ سماجیوں کی زبان قلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت عیاں کرنے کے لئے یہ سطور تحریر کروا دیں۔ کیونکہ اسکے ایک ایک لفظ سے آشکار ہے کہ حضور اقدس کی پیشگوئی حرفاً بحرفاً کمال صفائی سے پوری ہوئی۔

پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہو گئی

ذرا پنڈت لیکھرام کا مندرجہ ذیل فقرہ دوبارہ پڑھئے جو حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے اس نے لکھا تھا کہ:-

"آپ میں یہ قدرت ہرگز نہیں
کہ کسی کے بارے میں صریح خبر
بقید تاریخ و وقت لکھ سکیں"

(کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۶)

نیز اس کی آسمانی فیصلہ کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائے مباہلہ کو بھی ذہن میں مستحضر کیجئے جو یہ تھی کہ:-

"اے پرمیشر! ہم دونوں میں
سچا فیصلہ کر ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ
کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے
حضور میں عزت نہیں پا سکتا"

راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام تھا

(کلیات صفحہ ۵۰۵)

اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے لیکھرام کی بابت پیشگوئی کی تفصیلات پر دوبارہ نظر کیجئے۔ جس میں آپ نے وضاحت سے لیکھرام کے عبرتناک واقعہ موت کے ضمن میں تاریخ اور وقت نیز دن تک کی تعیین کر دی تھی۔

یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ سال کے عرصہ میں یہ واقعہ عید کے ساتھ ملتے دن اور چھٹے گھنٹے میں ہوگا۔ (یقضٰی امرہ فی ست) کو سامری کا لیکھرام سے سلوک ہوتا۔ اور پھر حضور نے خدا تعالیٰ کی طرف سے کشف میں دیکھنے کے بعد قاتل کی جو شکل و صورت بتائی وہ یہ تھی کہ

"ایک شخص قوی ہیکل ۔ مہیب شکل ۔ ۔ ۔ ۔ گویا انسان نہیں ۔ ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔"

اللہ تعالیٰ پر لیکھرام کا افتراء

قبل اسکے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مذکورہ بالا پیشگوئی شائع ہوتی۔

پنڈت لیکھرام نے خدا تعالیٰ پر الہام کا افتراء کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف چند ایک پیشگوئیاں کی تھیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے بتایا ہے کہ مرزا صاحب کو "تین سال میں سزا دی جائیگی"۔

(کلیات صفحہ ۴۹۵)

۲۔ "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"۔ (کلیات صفحہ ۴۹۸)

۳۔ "خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معدوم محض ہو جائے گا۔"

(ایضاً صفحہ ۴۹۸)

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ایک عظیم الشان لڑکے کی اپنے گھر میں ۹ سال میعاد کے اندر پیدا ہونے کی پیشگوئی کی بابت پنڈت لیکھرام نے لکھا کہ نہ صرف یہ کہ وہ میعاد مقررہ ۹ سال کے اندر پیدا نہ ہوگا بلکہ اس نے اپنی طرف سے یہ پیشگوئی کی کہ

"ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا" (کلیات صفحہ ۴۹۹)

۵۔ "ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا" (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۰)

خدا تعالیٰ نے جو ارحم الراحمین ہے لیکھرام کو چھ سال میعاد دی حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اسکی بیان کردہ پیشگوئی کی میعاد دو چند تا کہ دنیا کے ساتھ ساتھ آریہ سماج اور خود لیکھرام اپنی پیشگوئیوں کا نہایت واضح طور پر جھوٹا ہونا مشاہدہ کرے۔ (جیسا کہ مستقبل کے واقعات جیسے موعود لڑکے کی ۹ سالہ میعاد کے اندر ۱۸۸۹ء میں پیدائش۔ حضرت مسیح موعود کی شہرت اور آپ کی جماعت کی دن دونی رات چوگنی ترقی نے ثابت کر دیا) اور تا آریہ سماج اور اسکے لیڈروں پر اسلام کی سچائی ظاہر ہو کر ان پر اتمام حجت ہو۔ لیکھرام کی بابت پیشگوئی سے مقصود اسلام کی صداقت اور دوسرے مذاہب کی موت کا اظہار تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد
کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی
تھی یعنی اسبات کا ثبوت
دینے کے لئے کہ آریہ مذہب
بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ
کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے
سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ
علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے
پاک رسول اور برگزیدہ نبی
اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف
سے سچا مذہب ہے۔ اس
پیشگوئی کو نری ایک پیشگوئی
خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ
خدا تعالیٰ کی طرف سے
ہندوؤں اور مسلمانوں میں
ایک آسمانی فیصلہ ہے"۔

(سراج منیر صفحہ ۱۰)

غرض پنڈت لیکھرام اپنی دروغ گوئی کا ٹیکا ماتھے پر اور حسرت دیاس پہلو میں لے کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ لیکھرام کو موقع دیا کہ وہ اصلاح کر لے مگر بجائے فائدہ اٹھانے کے اور رو بہ اصلاح ہو کر اپنی بد زبانیوں سے باز آجانے کے وہ اپنی بے باکیوں میں اور بھی بڑھ گیا اور آخر کار اپنی شوخیوں کے نتیجہ میں تیغ برّان محمدؐ کا شکار ہو گیا۔ اور اسلام کی صداقت اور اس کا منجانب اللہ ہونا اپنی قوم پر ایک دائمی نشان کے طور پر واضح کر گیا۔

اے کاش کہ وہ رجوع کر لیتا اور اس سے فائدہ اٹھا لیتا تو دنیا اسلام اور مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک دوسرا نشان ایک اور رنگ میں مشاہدہ کرتی۔ جیسا کہ حضور اقدس نے لکھا ہے

"ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اسلئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بد زبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا۔

وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں۔ اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔

اور خوشی اس بات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو گئی"۔

(سراج منیر صفحہ ۲۲ طبع سوم)

(باقی)

پاکستان ایئر فورس کالج سرگودہا (داخلہ)

عمر ۱۲ ½ تا ۱۴ سال ۳۰-۴-۶۷ کو
قابلیت۔ جماعت ہفتم پاس کر چکا ہو یا فورتھ سٹینڈرڈ پاس ستمبر جون ۱۹۶۷ء تک انتخاب کے لئے ٹسٹ ہوگا۔ انگریزی۔ ریاضی اردو ۳۰-۴-۶۷ کو مغربی پاکستان کے لئے سنٹر پی اے ایف ڈرگ روڈ کراچی

پی اے۔ ایف لاہور۔ چک لالہ۔ راولپنڈی کی پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا۔ گورنمنٹ کالج کوئٹہ۔ آرمی سکول ملتان کینٹ گورنمنٹ سکول حیدرآباد۔ پی اے ایف پشاور چھاؤنی۔

مشرقی پاکستان: شاہین سکول ڈھاکہ ایئربیس گورنمنٹ کالج کاکس چٹاگانگ ٹیکنیکل ٹریننگ کالج ضلع سکول کھلنا۔ امتحان ہر سہ مضامین کا ۸ بجے سے ۳ بجے بعد دوپہر تک ہوگا۔ امیدواران متعلقہ پی اے۔ اسٹیشن پر مرکزی گارڈ روم میں ۸ بجے حاضر ہوں ——— جس آفس سے فارم درخواست حاصل کریں ۱-۴-۶۷ تک اسی کو مکمل کر کے واپس کریں۔

(ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

ارتقاءِ نسلِ انسانی

(محترم پیر صلاح الدین صاحب کیمبل پور)

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مختلف مراحل سے گزر کر انسان بنا ہے۔ چنانچہ انسان کی خلقتِ اُولیٰ کے بارے میں قرآنِ کریم نے چھ منازل کا ذکر کیا ہے یہ منازل انسان کی موجودہ خلقت میں بطور خلاصہ رکھی گئی ہیں۔ انسان کی پیدائش مندرجہ ذیل ادوار میں سے گزر کر ہوتی ہے:-

(۱) نُطفہ
(۲) علقہ (لوتھڑا)
(۳) مُضغہ (بندھی ہوئی بوٹی)
(۴) عظام (ہڈیاں)
(۵) کسوتِ عظام (ہڈیوں پر گوشت کا چڑھنا)۔
(۶) انسان

اس بارے میں قرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ ہو:-

"ثم خلقنا النطفة
علقةً فخلقنا العلقة
مضغةً فخلقنا المضغة
عظاماً فکسونا العظام
لحماً ثم انشانٰه
خلقاً اٰخر۔ فتبارك الله
احسن الخالقين ٥

(سورۃ المومنون ۲۳: ۱۴)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

ما خلقکم ولا بعثکم
الّا کنفسٍ واحدةٍ۔

(سورۂ لقمان: ۲۹)

(کہ تمہاری پیدائش اور تمہاری بعثت نفسِ واحدہ کی پیدائش اور بعثت کی طرح ہے)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح نفسِ واحدہ پانچ درجوں سے گزر کر چھٹے درجہ میں انسان بنتا ہے اسی طرح ابتداء میں نسلِ انسانی نے پانچ درجوں سے گزر کر چھٹے درجے میں انسان کی صورت اختیار کی۔

ذیل میں ہم نفسِ واحدہ کی چھ حالتوں کا نسلِ انسانی کے ارتقاء کی حالتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ موجودہ انسان کی پیدائش میں یہ حالتیں اُس ارتقاء کے خلاصہ کے طور پر رکھ دی گئی ہیں۔

(۱) پہلی حالت انسان کی نُطفہ کی ہے اِس کے مطابق نسلِ انسانی کی وہ حالت ہے جبکہ وہ اپنی پیدائش کے اوّلین سٹیج میں پانی میں نمودار ہوا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

وھو الّذی خلق من المآء
بشرا۔

(سورۂ الفرقان ۲۵: ۵۳)

کہ اللہ وہ ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا۔

یاد رہے کہ موجودہ سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ زندگی اوّل اوّل پانی سے شروع ہوئی۔ قرآن بھی یہی بات کہتا ہے۔

فرمایا:- واللہ خلق کلّ دآبّةٍ
مّن مآءٍ۔

(سورہ النور ۲۴: ۴۶)

اللہ نے ہر جان دار چیز پانی سے پیدا کی۔

(۲) دوسری سٹیج علقہ کی ہے یعنی لوتھڑے کی حالت۔ اس کو قرآن مجید نے طِین سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وبدا خلق الانسان
من طین۔

(سورہ السجدۃ ۳۲: ۷)

اور انسان کی پیدائش گارے سے کی۔

"طِین" کیچڑ یا گیلی مٹی کو کہتے ہیں۔ "بدا" کے معنی محض پیدا کرنا بھی ہے (اقرب رمنجد) اگر بدا کے معنی شروع کرنا کئے جاویں تو بھی جائز ہے۔ کیونکہ خلقِ انسانی کا آغاز اصل میں علقہ کی حالت سے ہی ہوتا ہے جبکہ ایک معین صورت کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

(۳) تیسری حالت مُضغہ کی ہے اِس کے مقابل حماٍ مسنون کی حالت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

انّی خالقٌ بشرًا من
صلصالٍ مّن حماٍ مسنون

(سورہ الحجر، ۲۹)

مَیں انسان کو صلصال سے پیدا کروں گا جو کہ حماٍ مسنون سے بنایا گیا ہوگا۔ حماٍ کے معنی گارے کے ہیں اور مسنون کے معنی سڑا ہوا۔ طین ایسا گارہ جس میں کسی قدر پختگی آ جائے۔ گو یا تیسری سٹیج میں انسانی زندگی اس دور میں چلی گئی جبکہ اس کا وجود طین سے نکل کر حماٍ مسنون میں آگیا۔

(۴) چوتھی حالت عظام کی ہے۔ اس کے مقابل جیسے کہ مندرجہ بالا آیات میں فرمایا گیا ہے صلصال کی حالت ہے۔

صلصال اُس مٹی کو کہتے ہیں جس سے کمہار برتن بناتا ہے اور جو کہ سوکھنے کے بعد آواز دینے لگتی ہے۔ گویا یہ وہ حالت تھی جب انسان زمین کی طرف منتقل ہونے کے قابل ہو گیا تھا۔ مندرجہ بالا آیات کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

خلق الانسان من صلصالٍ
کالفخّار۔

(سورۂ الرحمان: ۱۵)

(۵) پانچویں حالت وہ ہے جبکہ ہڈیوں پر گوشت چڑھ جاتا ہے۔ گویا کہ رحمِ مادر میں انسان اپنے جسم کے اعتبار سے پُورا انسان بن جاتا ہے اِس حالت کو قرآن کریم نے فرمایا "خلق الانسان من تراب" (سورۂ آلِ عمران: ۵۹) یعنی انسان کو ہم نے خشک مٹی سے پیدا کیا۔ گویا جب وہ وجود جو کہ بعد میں انسان بنا اپنی منازل ماء۔ طین۔ حماٍ مسنون اور صلصال میں سے گزر چکا تو اس نے خشک زمین کی طرف رُخ کیا۔

اِن پانچ سٹیجوں کے گزرنے کے بعد پھر انسان نے انسان کی صورت اختیار کی۔ قرآن کریم میں آخری صورت کو خلقاً آخر کہا گیا ہے۔ یعنی ایک نئی پیدائش اسی طرح نسلِ انسانی کی پیدائش کے سلسلہ میں آخری پیدائش کے مقابلہ میں پہلی پیدائشوں کو حقیر قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ سورۃ الدھر میں فرمایا ہے:-

"ھل اتٰی علی الانسان
حینٌ من الدھر لم یکن
شیئاً مذکورا"۔

کہ ہم نے پہلے جب انسان کو بنایا تو اس سے قبل اس کی حالت قابلِ تذکرہ نہ تھی۔ جس طرح زمین و آسمان چھ دَوروں میں سے گزر کر بنے (خلق السمٰوات والارض فی ستة ایام) اسی طرح نسلِ انسانی بھی چھ دوروں سے گزر کر بنی۔ انسان عالمِ صغیر ہے اس لئے انسانی خلقت میں اِن ادوار کو خلاصۃً رکھ دیا گیا ہے۔ اور موجودہ انسان کی پیدائش انسانی خلقت کے چھ ادوار کی آئینہ دار ہے ❋

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
(مینیجر)

قطعات!

مجھے بندِ علائق سے رہا کر!
مری ہستی کو اپنا آئینہ کر!
مرے مدِ نظر بس تُو ہی تُو ہو
مجھے کچھ زندگی ایسی عطا کر!

جہانِ آب و گِل مجھ سے جُدا کر
مجھے بیگانۂ ارض و سما کر
جو فکرِ ماسوا کو راکھ کر دے
وہ چنگاری مرے دل کو عطا کر

جمالِ ذات سے پردہ اُٹھا کے
ہجومِ بے خدا کو باخدا کر
دِلوں کو دولتِ صدق و صفا دے
بشر کو سوزِ دل سے آشنا کر

مجھے سوز و گدازِ دل عطا کر
مری جاں کو محبت آشنا کر
مرے مُنہ میں زباں کو پاک فرما
مجھے تُو لائقِ حمد و ثنا کر!

(سعید احمد عاجز)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

جماعت احمدیہ لاہور

مرسلہ مکرم محمد یحیٰی صاحب سیکرٹری تحریک جدید لاہور

حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

۱۔ خان عزیز محمد خان صاحب بمعہ متعلقین ۲۵/۴۸
۲۔ مطیع اللہ صاحب ۴۰/-
۳۔ بشیر احمد صاحب خادم مسجد ۶/-
۴۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بمعہ اہل و عیال ۳۲/-

حلقہ سمن آباد

۱۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ۲۷۵/-
۲۔ شیخ بشیر احمد صاحب ۳۰۰/-
۳۔ شیخ فضل احمد صاحب ۱۲۰/-
۴۔ ایضاً ۱۲/-
۵۔ شیخ نعیم احمد صاحب ۱۵/-
۶۔ چوہدری مظفر علی صاحب ۷۰/-
۷۔ شیخ نثار احمد صاحب ۱۵/-
۸۔ والدہ صاحبہ عبدالمجید صاحب ۱۱/-
۹۔ چوہدری مبشر احمد صاحب ۱۱/-

حلقہ لاہور چھاؤنی

۱۔ محمود حسین صاحب طالب علم ۱۰/-
۲۔ محترمہ امیر بیگم اہلیہ محمد شفیع صاحب ۱۳/-
۳۔ صوبیدار صلاح الدین بمعہ اہل و عیال ۲/-
۴۔ شیخ محمد سعید صاحب ۵/-
۵۔ محترمہ مہر بانو بیگم صاحبہ ۱۰۰۰/-
۶۔ امتہ الحی بیگم صاحبہ ۵۰۰/-
۷۔ نائیک سردار محمد صاحب ۱۰/-
۸۔ چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ ۸۵/-
۹۔ میجر عزیز احمد صاحب بمعہ اہل و عیال ۷۷/-

حلقہ ماڈل ٹاؤن

۱۔ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان محمد عبداللہ صاحب ۱۰/- نجی
۲۔ چوہدری عبدالحمید صاحب انجینئر ۹۰/-
۳۔ محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۱۰/-
۴۔ قریشی قمر احمد صاحب ۱۱/-

حلقہ باغبانپورہ لاہور

۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ۱۹۱/-
۲۔ چوہدری خورشید اسلام صاحب ۲۶/۵۰
۳۔ شیخ عبدالسلام صاحب ۵۰/-
۴۔ حکیم عبدالرؤف صاحب معہ عصمت نازو خانم بی بی صاحبہ ۳۲/-
۵۔ چوہدری اشفاق احمد صاحب ۱۲/-
۶۔ عبدالرحیم صاحب ۱۰/-
۷۔ چوہدری اقبال احمد صاحب ۲۷/-

حلقہ دہلی دروازہ

۱۔ محمد سعید احمد صاحب ۱۵/-
۲۔ محمد انور محکمہ بجلی ۱۵۰/-

مدینہ کالونی

۱۔ سید اعزاز علی صاحب ۵/۵۰
۲۔ کیپٹن نثار احمد صاحب ۲۰۰/-

حلقہ گنج مغلپورہ لاہور

۱۔ مستری عبدالرحمٰن صاحب ۱۰/۲۵
۲۔ میاں عبدالحکیم صاحب ۸۳/-
۳۔ عبداللطیف صاحب خالد عبدالبصیر صاحب ۲۲/-
۴۔ نورالحق صاحب مظہر ۲۲/-
۵۔ عبدالمالک صاحب ۱۸/-
۶۔ محمد اسمٰعیل صاحب ڈار و میاں رحمت علی صاحب ۲۶/-
۷۔ بشیر احمد صاحب گوندل ۸۰/-
۸۔ چوہدری محمد احمد صاحب جی۔ او۔ سی معہ اہل و عیال ۱۰۰/-
۹۔ حافظ کرم الٰہی صاحب ۱۰/-
۱۰۔ بابو ناصر احمد صاحب ۱۵/-
۱۱۔ محمد عباد اللہ صاحب ۱۳/-
۱۲۔ چوہدری غلام رسول صاحب ۳۰/-
۱۳۔ سلیمہ بی بی صاحبہ و عبداللطیف صاحب سیٹھی ۲۷/-
۱۴۔ محمد علی ٹوٹل شاب و مظفر احمد صاحب ۱۲/-
۱۵۔ بشارت احمد صاحب ۱۵/۵۰

حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

۱۔ حکیم حنیف احمد صاحب ۱۱/-
۲۔ مسٹر شریف احمد صاحب ۱۰/۲۵
۳۔ مستری نذر محمد صاحب ۵۳/-
۴۔ ماسٹر حسن دین صاحب ۵۰/-
۵۔ قاضی منظور احمد صاحب معہ اہل و عیال ۲۷/۳۰
۶۔ غلام نبی صاحب معہ اہل و عیال ۱۰۱/-
۷۔ رمضان بی بی صاحبہ و خواجہ محمد دین صاحب ۱۲/۵۰

(باقی)

وکیل المال اوّل تحریک جدید

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی اور چندہ تعمیر ہال

امید ہے۔ قائدین مجالس اس ہفتہ بقایا جات وصول کرنے میں مصروف ہوں گے۔ چندہ تعمیر ہال کی وصولی کے لئے خصوصی کوشش درکار ہے۔ مجالس کے ذمہ سالِ رواں کے بجٹ کے تیسرے حصہ کے برابر چندہ تعمیر لگایا گیا ہے۔ پہلی سہ ماہی میں مجالس نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے اور متعدد مجالس ابھی بقایا دار ہیں۔ لہٰذا قائدین اضلاع و مقامی کوشش فرمائیں۔ کہ یہ چندہ کسی طرح بھی توجہ سے اوجھل نہ ہونے پائے۔

ہفتہ وصولی کی مکمل رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت

ایک دوست جو ضلع ڈیرہ غازیخان کے رہنے والے ہیں کسی بڑی جماعت میں لائبریرین کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ علم دوست آدمی ہیں سلسلہ کے مسائل سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر کوئی جماعت ان کی خدمات پسند کرے تو نظارت ہذا کو لکھے۔ اور معاوضہ بھی لکھے کہ ماہوار کیا دے گی

(ناظر اصلاح و ارشاد)

عشرہ تربیت

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے خدام میں روحانی بیداری پیدا کرنے کی غرض سے اور اس میدان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے ایک عشرہ تربیت مقرر کیا ہے پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۳ مارچ سے اس پر عمل شروع ہو چکا ہے اور ۳۱ مارچ تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس عشرہ کے خصوصی پروگرام میں نماز باجماعت کی پابندی تلاوت کلام پاک کی باقاعدگی، نماز تہجد کا اہتمام، نفلی روزوں کا رکھنا۔ مریضوں کی عیادت، صحبت صالحین کا اختیار کرنا اور اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی کوشش وغیرہ نیک امور شامل ہیں۔ نظام وصیت کی طرف توجہ اور دعاؤں پر خاص زور دیا جائے گا۔ ربوہ کے تمام خدام سے پُرزور درخواست ہے کہ اس عشرہ میں پوری بیداری کا ثبوت دیں اور بعد ازاں اس بیداری کو قائم رکھیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ نوجوانوں کو ان امور کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

کریم نگر فارم میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۳/۲ بروز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر کا ایک مرکزی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز کلیم احمد نے کی۔ نظم عزیز محمد احمد نے پڑھی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے ایک گھنٹہ تک تربیتی امور کے بارہ میں تقریر فرمائی۔ مربی صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور اہم الٰہی تحریکات کی طرف توجہ دلائی چنانچہ جلسہ کے بعد کئی دوستوں نے وقف عارضی میں اپنا نام پیش کیا۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔"

(فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کریم نگر)

نور نگر فارم کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۵/۲ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد مقامی میں جماعت احمدیہ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب نے کی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے ایک اہم تربیتی تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات احباب جماعت کے سامنے رکھیں۔ خصوصاً وقف عارضی کی تحریک۔ چنانچہ بعض دوستوں نے اپنے نام پیش کئے۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔"

(عبدالقدوس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۶ر مارچ - راجستھان میں کانگریس کی دعوت پر وزارت قبول کرنے کے بعد پورے صوبہ میں زبردست ہنگامے شروع ہو گئے۔ کل جے پور میں پولیس اور مشتعل ہجوم کے درمیان دست بدست لڑائی ہوئی - ہزاروں افراد پولیس کے ان دستوں پر ٹوٹ پڑے جو گورنر ہاؤس کی حفاظت کر رہے تھے پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے گولے پھینکے۔ اس سے قبل شہر میں ایک جلسہ ہوا جس میں راجستھان میں متحدہ محاذ کے لیڈروں نے مرکزی کانگرس حکومت کو خبردار کیا کہ اگر اس نے عوام کی مرضی کے خلاف صوبے میں اپنی کٹھ پتلی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی تو ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی اور طاقت کے ذریعہ اس کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔

گورنر مسٹر سمپورنانند نے کل تین دن کے صلاح مشورے کے بعد کانگرس پارلیمانی پارٹی کے لیڈر مسٹر سکھاڈیا کو وزارت بنانے کی دعوت دی تھی۔ اس موقعہ پر انہوں نے اس بات کی وضاحت بھی کی تھی کہ انہوں نے متحدہ محاذ کو حکومت بنانے کو کیوں نہیں کہا۔ انہوں نے کہا کہ آزاد ارکان کو چھوڑ کر صوبائی اسمبلی میں کانگریس کو ۸۹ اور متحدہ محاذ کو ۸۰ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ اس لئے میں نے اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دے کر جمہوریت پر عمل کیا ہے اور چونکہ آزاد ارکان کا نہ کوئی نظریہ ہے اور نہ ان کے پاس کوئی پروگرام ہے اس لئے انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے

● سدلوپینڈی ۶ر مارچ - بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین اور پارلیمنٹ کے رکن مسٹر ڈانگے نے گذشتہ روز بمبئی میں کہا ہے کہ اگر بھارت میں فوجی راج قائم کرنے کی کوشش کی گئی تو بھارتی عوام پوری قوت سے مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے فوجی لیڈر اقتدار پر قبضہ جمانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ لیکن وہ بعض مفاد پرست حلقوں کی ترغیب پر ایسا کر سکتے ہیں۔

مسٹر ڈانگے نے خیال ظاہر کیا کہ اب بہت سے صوبوں میں غیر کانگرسی حکومتیں قائم ہوں گی اور مرکزی کانگرسی حکومت مختلف حیلوں بہانوں سے ایسے صوبوں میں صدر راج قائم کرنے کی کوشش کرے گی انہوں نے خبردار کیا کہ عوام ایسی ہر کوشش کا مقابلہ کریں گے۔

● تہران ۶ر مارچ - ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر غلام محمد مصدق کل ہسپتال میں انتقال کر گئے - ان کی عمر ۸۸ سال تھی - وہ گذشتہ تین دن سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ ان کا حال ہی میں سرطان کا آپریشن ہوا تھا - ہسپتال کے ایک ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ ان کی موت حرکت قلب بند ہو جانے سے واقع ہوئی۔

وہ ایران کے ایک امیر وکبیر گھرانے کے فرزند تھے ان کی سیاسی زندگی ایک طوفان کی مانند تھی - جس کی بدولت وہ مختلف اوقات میں جیل گئے یا جلاوطن ہوئے

● - لاہور ۶ر مارچ :- گھوڑوں اور مویشیوں کے قومی میلہ کی چھ روزہ رنگا رنگ تقریبات کل یہاں ایک پروقار انداز میں شروع ہو گئیں قومی میلہ ۱۱ر مارچ تک جاری رہے گا۔ آخری روز شہنشاہ ایران اور ملکہ فرح دیبا صدر محمد ایوب خان کی معیت میں میلہ کو رونق بخشیں گے - شاہی مہمانوں میں میلہ کی آمد کا یہ دوسرا موقع ہو گا - اس سے قبل ۱۹۶۰ء میں بھی شاہ ایران اور ملکہ فرح دیبا میلہ دیکھ چکے ہیں۔

تقریبات کا افتتاح فورٹرس سٹیڈیم میں گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کیا - قومی میلہ کے لئے گذشتہ چار ماہ سے تیاریاں جاری تھیں -

● - کلکتہ : ۶ر مارچ - بھارت کے حالیہ عام انتخابات کے بعد بھارتی فوج نے باغی میزو قبائل کے خلاف اپنی کارروائیوں میں اضافہ کر دیا ہے تاخیر سے موصول ہونے والی ایک خبر کے مطابق گذشتہ جمعہ کو بھارت کے فوجی دستوں اور مسلح میزو قبائل میں زبردست لڑائی ہوئی - آل انڈیا ریڈیو نے دعوی کیا ہے کہ اس جھڑپ میں ۹ قبائلی مارے گئے ایک اور مقام پر بھی بھارتی گشتی دستوں اور میزو قوم پرستوں میں جھڑپ ہوئی تاہم بھارتی فوجوں کی فائرنگ کے بعد میزو لیپا ہو گئے اور ان کے آٹھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا - ایجنسی فرانس کے مطابق میزو خواتین بھی اب میدان میں آ گئی ہیں۔

● ڈھاکہ ۶ر مارچ :- مرکزی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر ایس ایم ظفر نے مسلم لیگ کو ایک ایسی مضبوط سیاسی جماعت بنانے پر زور دیا ہے جو ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہو انہوں نے سٹی مسلم لیگ کی ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے مسلم لیگ کے کارکنوں سے پر زور اپیل کی ہے کہ وہ ایک مثبت پروگرام کو لے کر ملک کے کونہ کونہ میں پھیل جائیں اور ایسے کارہائے نمایاں انجام دیں جس سے مسلم لیگ ایک طاقتور اور عوامی جماعت بن جائے -

مسٹر ظفر نے کہا کہ ملک میں ایک مضبوط سیاسی جماعت کا قیام ناگزیر ہے اور اگر مسلم لیگ منظم ہو کر عوامی جماعت بن جائے تو ملک کو جتنے مسائل درپیش ہیں حل ہو جائیں گے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالے عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے واضح فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے - تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں - اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں - اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد خریدنے کے لئے ضروری ہو - اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"۔

امید ہے احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا کر ثواب دارین کریں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

لیڈر بقیہ ص ۲

اس الزام سے بری قرار دیا ہے جو یہودی بلکہ افسوس سے خود عیسائی بھی آپ پر لگاتے ہیں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہر چہ کرد آں آشنا کرد

دوسری آیہ کریمہ بھی پادری صاحب کی تردید کرتی ہے - خود پادری صاحب مانتے ہیں کہ یہ سوال و جواب قیامت کے روز ہو گا اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ بھی دوسرے انسانوں کی طرح روز قیامت کو ہی اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوں گے یعنی آپ پر بھی بعث بعد الموت اور ثم الیہ ترجعون کا ہی عام اصول حاوی ہوتا ہے اس آیت میں بھی لفظ "توفیتنی" صلیبی موت کی تردید کرتا ہے - یعنی نہ تو آپ قتل ہوں گے اور نہ صلیب پر بلکہ قدرتی موت سے وفات پائیں گے۔

نفع ہی نفع

قرآن پاک کی طباعت واشاعت میں بلا خوف و خطر روپیہ لگا کر ثواب دارین حاصل کریں اور گھر بیٹھے آرام سے بہت معقول نفع ماہ بماہ وصول کرتے ہیں - روپیہ محفوظ نفع اتنا مناسب کہ کسی اور جگہ سے نہ مل سکے مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے دلکش اور خاص پیشکش مفت طلب فرمائیے -

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ماہنامہ **انصار اللہ** ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں - سالانہ قیمت صرف ۶ روپے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مامورین اور ان کے خلفاء کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی روحانی ترقی ملتی ہے

روحانی تعلقات میں غلطی کرنے سے بڑے بھاری نقصانات پیدا ہوتے ہیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامورین اور ان کے خلفاء کی بجائے دوسروں سے روحانی تعلقات پیدا کرنے کی مضرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سورۃ نور کی ابتدا میں ایسے احکام ہیں جن کو نظر انداز کرنا انسانی تمدن میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ نسل انسانی کے بقاء اور اس کی حفاظت کے قوانین سے اس سورۃ کو شروع کیا گیا ہے تاکہ جسمانی اور اخلاقی حفاظت کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے روحانی ترقیات کی طرف انسان کی توجہ پھیرے یہ ایک یقینی بات ہے کہ جس طرح جسمانی حفاظت کے قواعد کو مدنظر نہ رکھنے سے انسانی جسم تباہ اور قوتیں برباد ہو جاتی ہیں اسی طرح روحانی تعلقات میں غلطی کرنے سے بڑے بھاری نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ اور روحانی کوششوں کے نتائج مخلوط ہو جاتے ہیں۔

جسمانی تعلقات میں دیکھو بظاہر جس طرح جائز تعلق رکھنے والے مرد و عورت ملتے ہیں اور بچہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح ناجائز تعلق رکھنے والے بھی ملتے ہیں اور ان کے تعلق سے بھی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن پہلا تعلق جہاں انسانی تمدن کو ترقی دینے والا ہے وہاں ناجائز تعلق کے نتیجہ میں انسانی تمدن کے سر پر کلہاڑا رکھ دیا جاتا ہے اور آئندہ نسلیں ایسی مشکوک ہو جاتی ہیں کہ ان کا امتیاز کرنا ہی ناممکن ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی تعلق پیدا کرنے میں جب لوگ احتیاط سے کام نہیں لیتے اور غلط طریق اختیار کر لیتے ہیں یعنی جس سے روحانی تعلق پیدا کرنا چاہیئے اس سے نہیں کرتے بلکہ جس سے نہیں کرنا چاہیئے اس سے کر لیتے ہیں تو اس سے بھی بڑے خوفناک نتائج نکلتے ہیں مگر بہت لوگ ہیں جو اس بات کو نہیں سمجھتے حالانکہ ارواح کا بھی ایسا ہی تعلق ہوتا ہے اور جب تک ان کا تعلق جائز اور صحیح طور پر نہ ہو خراب نتیجہ نکلتا ہے اور خواہ کتنی کوشش کی جائے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

دیکھ لو ایک طالب علم ایک استاد سے کچھ نہیں سیکھ سکتا لیکن دوسرے استاد سے بہت کچھ سیکھ لیتا ہے۔ ایک افسر کے ماتحت ایک شخص اچھی طرح کام نہیں کرتا لیکن دوسرے افسر کے ماتحت وہی شخص خوب عمدگی سے کام کرتا ہے۔ ایک تاجر کو اگر دوسرے تاجر سے ملا دیا جائے تو ان کا ملنا نقصان کا موجب ہوتا ہے لیکن ایک اور کے ساتھ ملنے سے اس کی تجارت خوب ترقی کر جاتی ہے پس ارواح کا بھی آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ مگر یہ تعلق خدا ہی پیدا کرتا ہے جو دو طرح ہوتا ہے یا تو اس طرح کہ ایسی روح کے متعلق دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے اور یا ایسا ہوتا ہے کہ اعلان تو نہیں ہوتا ہاں انسان اپنی کوشش اور جستجو سے اس کو دریافت کر لیتا ہے۔ پہلی شق میں مامورین اور ان کے خلفاء داخل ہیں اور دوسری شق میں غیر مامور اولیاء کے خلفاء داخل ہیں۔ جب ان سے تعلق ہو تب روحانی طور پر نیک نتائج نکلتے ہیں ورنہ نہیں۔ پہلی قسم کی ارواح کے متعلق تو چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہو جاتا ہے اس لئے ان کی تلاش میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ لیکن دوسری قسم کی ارواح کے متعلق عقل اور فراست سے جستجو کرنا ضروری ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص ان کے لئے کامل جستجو نہیں کرتا اور ان سے تعلق نہیں رکھتا تو دوسرے لوگوں سے خواہ وہ بیس بیس سال سے بھی تعلق رکھے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

(تفسیر کبیر)

راولپنڈی میں شاہ ایران اور ملکہ فرح پہلوی کا شاندار استقبال۔

چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر صدر ایوب نے شاہی مہمانوں کا خیر مقدم کیا

راولپنڈی:- ۷ مارچ۔ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی اور ملکہ فرح پہلوی کل تیسرے پہر جب پاکستان کے چھ روزہ دورے پر راولپنڈی پہنچے تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ شاہ کے پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی ۲۱ توپوں کی سلامی پیش کی گئی۔ سب سے پہلے صدر ایوب خان اور ان کی صاحبزادی بیگم نسیم اورنگ زیب نے شاہی جوڑے کا استقبال کیا۔ شاہ کو بری اور فضائی فوج کے دستے نے سلامی دی اور گارڈ آف آنر پیش کیا۔

ہوائی اڈہ سے ایوان صدر کے مہمان خانے تک تین میل لمبے راستے پر دونوں طرف لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے انہوں نے تالیاں بجا کر اور پاک ایران دوستی زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر شہنشاہ اور ملکہ فرح پہلوی کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد بھی شامل تھی پھولوں کے گلدستے صدر ایوب نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے شاہ کا استقبال کیا اس کے بعد قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل یحییٰ خان۔ ایران سفیر کی اہلیہ مادام پاک روان اپنے ملٹری سیکرٹری میجر جنرل رفیع خان سے شہنشاہ کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد دو ننھے بچوں نے شاہ ایران اور ملکہ کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ ملکہ فرح کا استقبال صدر کی صاحبزادی بیگم نسیم اورنگ زیب نے کیا۔ موجودہ دورہ کے غیر رسمی ہونے کی وجہ سے ہوائی اڈہ پر کوئی تقریب نہیں ہوئی۔ شہنشاہ ایران اور صدر ایوب جونہی سلامی کے چبوترے پر پہنچے تو فوج کے بینڈ نے پاکستان اور ایران کے قومی ترانوں کی دھنیں فضا میں بکھیر دیں اور چبوترے سے واپس اور بالائی شہنشاہ ایران اور صدر مملکت کے ذاتی پرچم فضا میں لہرا دیئے گئے۔ اس کے بعد بری اور فضائی فوج کے چاق و چوبند دستوں نے معزز مہمان کو شاہی سلامی دی۔ سلامی کے بعد شہنشاہ نے صدر ایوب کی معیت میں گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا گارڈ آف آنر کے معائنہ کے سلامی دینے والے دستے مارچ کرتے ہوئے سلامی کے چبوترے کے سامنے سے گزرے۔

اس کے بعد صدر ایوب نے شاہی مہمان کا تعارف اپنی کابینہ کے ارکان، قومی اسمبلی کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر چوہدری فضل الٰہی اور مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری سردار محمد اسلم سے کرایا شاہی جلوس کا سارا راستہ بڑی خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا تمام راستے کو دونوں ملکوں کے قومی پرچموں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔

شاہ ایران کل رات راولپنڈی میں قیام کرنے کے بعد آج صبح صدر ایوب کے ہمراہ صدر ٹرانسپورٹ میں پشاور روانہ ہو جائیں گے۔ وہ ۹ مارچ تک پشاور میں قیام کریں گے۔ اور اسی دن سہ پہر کو لاہور روانہ ہو جائیں گے جہاں وہ گھوڑوں اور مویشیوں کی سالانہ نمائش دیکھیں گے۔

شاہ کی آمد کے بعد بیگم صاحبہ نے ملکہ فرح پہلوی سے ملاقات کی اور رات کو صدر ایوب نے شاہی مہمانوں کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔

راجستھان میں بڑے پیمانے پر ہنگامے شروع ہو گئے

جے پور ۷ مارچ۔ راجستھان میں کانگریس کی وزارت مسلط کرنے کے خلاف کل بھی ہنگامے ہوئے۔ دفعہ ۱۴۴ کے باوجود جلوس نکالے گئے مشتعل مظاہرین اور پولیس کے درمیان کئی خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے بار بار لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی جواب میں مشتعل ہجوم نے پولیس کی چار گاڑیاں نذر آتش کر دیں انہوں نے آگ بجھانے والے ایک انجن کو بھی جلا کر راکھ کر دیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴